REGD. No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

۱۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ | ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۷ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔"

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کو امرتسر ہسپتال میں بائیں آنکھ میں موتیا کا کامیاب اپریشن کروانے کے بعد گذشتہ بدھ کے روز ڈسچارج کیا جانا تھا چنانچہ آپ کو لانے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان سے کار پر امرتسر تشریف لے گئے اور عصر کے بعد سب مع الخیر واپس تشریف لائے۔ حضرت امیر صاحب محترم کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

قادیان ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

اسلام ـــــ عیسائیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج

(از مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ اطلاع دی تھی کہ حضور کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور ادیان باطلہ اور خاص طور پر عیسائیت کچل دی جائے گی بلکہ اس غلبہ کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی خبر دی تھی کہ آپ کو ایک ایسا فرزند دیا جائے گا جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا" اور "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" جلد جلد بڑھنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ اسلام کے لئے فتوحات کرتا ہوا جلد جلد آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ اسلام کی فوجیں بھی آگے بڑھیں گی اور اسلام کی فتح ہوگی۔ اس فرزند موعودؓ کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:۔

"اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ و اولیٰ و افضل و اتم ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اس فرزند موعود حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک عہد میں عیسائیت کو ایسی شکست ہوئی اور اسلام نے وہ ترقی کی کہ دنیا دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ عیسائیوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ وقت بہت کم ہے۔ اگر جلد ہی کچھ نہ کر لیا گیا تو عیسائیت کو سر چھپانے تک کو جگہ نہ ملے گی۔ انہوں نے لوگوں کو یاد دہانیاں کرانی شروع کیں کہ یسوع مسیح جلد ہی آنے والے ہیں بلکہ "جلد" کے عنوان سے ایک اخبار بھی چھپنے لگا۔

حضرت المصلح الموعودؓ نے دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دی اُن میں سے ایک تو قرآن کریم کا تفسیر کے ذریعہ پھیلانا اور دوسری بات تھی مبلغین کی تیاری اور ان کی دنیا کے کونے کونے میں تقرری۔ آج سب لوگ یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اسلامی جماعتوں میں سے صرف احمدیہ جماعت ہی تبلیغی میدان میں مصروفِ عمل ہے اور یہ صرف اسی جماعت کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کو سربلندی مل رہی ہے اور عیسائیت اپنے ساز و سامان کے باوجود پسپائی پر مجبور ہو رہی ہے۔

افریقہ ہی کے متعلق عیسائیوں کے دعوے زیادہ زوردار تھے۔ افریقہ ہی پر حضرت المصلح الموعودؓ نے خاص توجہ دی اس ساری توجہ کی ابتداء حضورؓ ہی کے الفاظ میں یوں ہوئی:۔

"مجھے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ جیسے بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر بھی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ حبشی کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بے شک بعد میں اور بھی سامان ایسے پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا گیا۔ مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا (نعوذ باللہ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے مفاسد کی امید میں چاہا کہ بجائے اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو (باقی صفحہ ۷ پر)

قادیان میں جلسہ سالانہ کا انعقاد

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۶۶ء

امسال قادیان میں جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۶۶ء منعقد ہوگا۔ احباب اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری کریں۔ اور مقررہ تاریخوں پر خود بھی تشریف لائیں اور اپنے زیر اثر دیگر دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رامارٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک درویش کے سفر ربوہ کے حالات

مرتبہ مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی فاضل انچارج دفتر امور عامہ

مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان بذریعہ پاسپورٹ حسینی والا بارڈر کے راستے ربوہ پاکستان جانے کے لئے مورخہ ۱۷ر ستمبر کو قادیان سے تشریف لے گئے تھے اور مورخہ ۴ر اکتوبر کو واپس قادیان آگئے۔ بعد مراجعت آپ سے ربوہ کی زیارت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف دست بوسی اور بزرگان سے ملاقات کے حالات سننے کا سب دوستوں کو اشتیاق تھا۔ اس غرض سے مورخہ ۴ر اکتوبر بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ کارروائی کی ابتدا تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ جو عزیز جاوید اقبال صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے طور پر سورۃ [illegible] کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اس کی ترقی کے جو وعدے اس نے فرمائے ہیں۔ وہ انہیں ضرور جلد پورا فرمائے گا حالات اگرچہ ناسازگار صورت اختیار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام روکیں دور کر کے حالات میں سازگاری پیدا کیا کرتا ہے۔ ہم جو درویش قادیان کی آبادی اور خدمت کے جذبہ سے سرشار یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم شعائر اللہ اور مقامات مقدسہ کی کیا حفاظت کر سکتے تھے در اصل ان مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ نے ہی ہماری حفاظت کی ہے

ہم قادیان میں آباد درویش بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد اور دنیائے احمدیت ان درویشوں کو بڑے قدر اور احترام سے دیکھتی ہے۔ جب بھی کوئی درویش ربوہ جاتا ہے تو ہر احمدی اس سے ملاقات کا اشتیاق رکھتا ہے۔ اور بڑی محبت و عقیدت سے اس سے ملتا اور بغلگیر ہوتا ہے۔ درویشوں کی قربانی اور روحانیت کی احباب جماعت دل سے قدر کرتے ہیں۔ یہ میری بھی خوش نصیبی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور ان کے دامن سے متعلق رہنے کی وجہ سے مجھے یہ موقعہ میسر آیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بیگم صاحبہ کے پاسپورٹ بننے کے ساتھ ساتھ بطور ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کے میرا پاسپورٹ بھی بن گیا۔ اور اس طرح مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خلافت میں پہلی دفعہ وہاں جانے کا موقعہ ملا۔ بارڈر گذرتے وقت بار بار مجھے یہ یاد آرہی تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جنہوں نے اپنی ساری عمر خدمت اسلام کے لئے وقف فرما دی تھی ہم ان سے آخری وقت بھی مل بھی نہ سکے۔

آپ نے بتایا کہ میں سوا سات بجے صبح قادیان سے روانہ ہو کر حسینی والا بارڈر سے ہوتا ہوا ساڑھے سات بجے شام لاہور پہنچا۔ اور رات لاہور میں ہی قیام کرنا پڑا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ ان دنوں ربوہ موجود نہیں تھے۔ اس لئے گھر سے ہوتا ہوا میں ہفتہ کے روز ربوہ حاضر ہوا۔ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اتوار کو کرنے کا پروگرام تھا۔ لیکن محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے مکان پر جب ہفتہ کے روز ہی جانا ہوا۔ تو ان کے ہاں میری موجودگی میں ہی حضور ایدہ اللہ اہلبیت کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ حضرت بیگم صاحبہ تو درون خانہ تشریف لے گئیں۔ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیار حبیب سے آنے والے اپنے ایک خادم کو دیکھ کر صحن ہی میں توقف فرمایا۔ میری نگاہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُخ انور پر پڑی تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رض کی شبیہ مبارک کی زیارت ہو رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی داڑھی گھنی اور لمبی بالکل سفید (خضاب لگانا چھوڑ دیا ہے) چہرے پہ روحانیت اور نور رقصاں خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد اور ہر فرد یہی کہتا ہے کہ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضور کی گفتگو۔ تقریروں اور تحریروں میں ایک عجیب سا انقلاب آگیا ہے۔ ایک زبردست طاقت کا روحانی ٹرانسفارمر اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگ گیا ہے جس کی وجہ سے آپ کے وجود میں علم و معرفت کا ایک سمندر اُمڈ آیا ہے۔ اور صاف پتہ چلتا ہے کہ در اصل خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے ہر مومن جو بھی آپ کو دیکھتا ہے اور ملتا ہے آپ کے وجود میں ایک نمایاں تغیر پاتا ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی۔ اور حضور کے رعب کی وجہ سے ایک عالم بے خودی میں کھو گیا۔ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم امیر صاحب مقامی قادیان کی خیریت دریافت فرمائی۔ اور اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو حضور کے چھوٹے بھائی ہیں کی طبیعت معلوم کی۔ یہ جماعت کو حفظ مراتب کا خیال رکھنے کے لئے کیسی اعلیٰ مثال ہے۔ اس کے بعد صاحبزادی امۃ الکریم کوکب جن کی طبیعت گذشتہ دنوں خراب تھی کی خیریت دریافت کی اور پھر بزرگان و درویشان کے متعلق دریافت فرمایا کہ ان کی طبیعت کیسی ہے۔ جنگ کی وجہ سے ان کی طبائع اور صحتوں پر تو بُرا اثر نہیں پڑا۔ خاص طور پر بزرگان و معمر درویشان کی صحت کے متعلق دریافت فرمایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اندر تشریف لے گئے۔

محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بھی مکرم امیر صاحب محترم میاں صاحب۔ بزرگان و درویشان کی خیریت تفصیل سے دریافت فرمائی۔ مکرم سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی کے متعلق بھی خیریت معلوم کرنے کے بعد دریافت فرمایا۔ کہ کیا اب بھی درویشوں کو تہجد کے وقت جگاتے ہیں۔ میرے اثبات میں جواب دینے پر فرمایا۔ کہ ان کی بڑی ہمت ہے۔ کہ اس پیرانہ سالی میں بھی مستقل مزاجی سے سب کو تہجد کے وقت اُٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت ڈالے۔

حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان نے فرمایا۔ کہ جب جنگ کے دوران درویشوں کی خیریت کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہو رہی تھی۔ تو میری اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عجیب کیفیت تھی۔ حضور بار بار فرماتے تھے نامعلوم کیا حالات ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملاقات کے لئے ہدایت فرمائی۔ کہ اتوار کو چونکہ عام ملاقات کا دن ہے۔ اس دن ملاقاتیوں کی کثرت ہو گی اس لئے ان سے کہیں پیر کو ملاقات کیلئے آئیں۔ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں اتوار کو ملاقاتیوں کی رونق دیکھنے گیا تھا۔ ملاقاتیوں کا اس طرح اژدہام تھا۔ جیسے خلافت ثانیہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے ایام میں ہوا کرتا تھا۔

اس موقعہ پہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کرنے کی جماعت کے سامنے تحریک رکھی تو اس کے متعلق پیغامیوں نے کہا کہ یہ خلافت ثالثہ کی پہلی تحریک ہے خلافت ثانیہ کا وقت اور تھا۔ لوگ محمود کی آواز پہ سب کچھ نچھاور کر دیتے تھے۔ لیکن اب دیکھیں گے کہ کون قربانی کرتا ہے۔ مگر اس تحریک کی کامیابی پہ پیغامیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ کیونکہ جماعت نے لازمی چندہ جات کا بجٹ بھی پورا کیا۔ اور پچیس لاکھ کی بجائے چالیس لاکھ کے وعدے بھی کئے۔ اور امید ہے کہ جلسہ سالانہ تک پچاس لاکھ تک وعدوں کی رقم پہنچ جائے گی انشاء اللہ۔

جماعت میں خلافت کے بعد اتحاد کی عجیب کیفیت دیکھنے میں آئی ہے۔ سب متحد ہیں اور ایک ہاتھ پر جمع ہو کر خدمت اسلام کے کاموں میں مصروف ہیں۔

اس موقعہ پر میں جن انتخاب کمیٹی کے دوستوں سے مل سکا۔ انتخاب خلافت کے حالات دریافت کرتا رہا سب یہی کہتے تھے۔ ہم سر نیچے کئے مصروف دعا تھے۔ خالی الذہن تھے۔ ہماری رائے اپنی نہیں تھی بلکہ جب خلافت کا اعلان ہوا تب پتہ چلا کہ ہم نے کدھر ووٹ دیئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر ایک تصرف الٰہی ہوتا ہے۔ جھوٹا ہے جو یہ کہتا ہے کہ خلیفے خدا نہیں بناتا۔ در اصل خلیفہ خدا ہی بناتا ہے فیصلہ وہی ہوتا ہے جو آسمان پر ہو چکا ہوتا ہے۔ ایک رکن مجلس انتخاب سے جب کسی غیر احمدی نے دریافت کیا۔ کہ خلیفہ کا انتخاب کب ہوتا ہے۔ تو اُس موقعہ پہ اس ہی نے کیا ہی لطیف جواب دیا۔ کہ خلیفہ تو آسمان پر بن چکا ہے جنہوں نے اکٹھا ہونا ہے۔ ان کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے نام کا اعلان کرانا ہے۔ اور یہ اقرار لینا ہے کہ اس کی اتباع کرو۔

میں جب پیر کو حضرت امیر المومنین کی ملاقات کے لئے پہنچا۔ تو جس طرح ملاقاتیوں کی آمد پہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کھڑے ہو کر مصافحہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی کھڑے ہو کر اپنے اس ناچیز خادم سے مصافحہ فرماتے ہوئے کرسی پہ بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ اور قادیان اور درویشوں اور احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی خیریت اور ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درویشوں کی مشکلات اور ان کے ازالہ کیلئے جو تجاویز ممکن ہو سکتی ہیں ان کے متعلق ہر پہلو سے تبادلہ خیالات فرمایا۔ اور ہر بات کی تہ تک پہنچنے کی کوشش فرمائی جیسے کہ ایک مشفق و مہربان باپ اپنے بچوں کی مشکلات کے ازالہ اور آرام و سکون کی زندگی تلاش کرنے کے لئے تڑپ رکھتا ہے۔ میں نے حضور کی خدمت میں درویشوں کی مشکلات۔ شدید مہنگائی کا ان پر اثر۔ درویشوں کے احساسات۔ جنگ کے دوران میں ان کی ثابت قدمی وغیرہ حالات اچھے رنگ میں پوری وضاحت سے حضور کی خدمت میں عرض کئے۔

اسی طرح بچوں کی تربیت۔ درویشوں کے نوجوان بچوں و بچیوں کی شادیوں کے متعلق بھی عرض کیا۔ حضور نے شادیوں میں سادگی اختیار کرنے اور ناواجب اور گراں بار کرنے والے رسم و رواج سے پرہیز کرنے کے لئے فرمایا۔ اور فرمایا کہ ہم

(باقی صفحہ ۷ پر)

خطبہ جمعہ

جو شخص رسوم و بدعات کو نہیں چھوڑتا اس کا ایمان کبھی پختہ نہیں ہو سکتا

(از ...)

نہ ہی وہ تقویت اسلام کے لئے پوری طرح قربانیاں دے سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ر ستمبر ۱۹۶۶ء بمقام مری

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب ساٹری انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پُر نور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۔ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؏

پھر فرمایا:-

اس آیت میں

جو مضمون بیان ہوا ہے

میں اس کے ایک حصہ کے متعلق دوستوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ مضمون یضع عنھم اصرھم سے شروع ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بہت سے مستقل سلسلہ ہائے شرائع قائم کئے گئے تھے۔ بہت سی قومیں اس وقت ایسی تھیں جن کا رشتہ اپنی شریعت سے ابھی ٹوٹا نہ تھا وہ اپنی حالت اور اپنی سمجھ کے مطابق ان شرائع کی پیروی کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ لیکن بہت سی اقوام ایسی بھی تھیں کہ جن کا رشتہ اپنی شریعت سے ٹوٹ چکا تھا۔ اور اس وقت وہ عملاً اہل کتاب نہیں تھے۔ بلکہ انہوں نے اپنی ناقص عقل سے

بہت سی رسوم

جاری کر رکھی تھیں اور بہت سی بدعتوں میں مبتلا ہو چکے تھے۔ یہی ان کا مذہب تھا یہی ان کی شریعت تھی۔ ایسی شریعت جس کا کوئی رشتہ آسمان سے قائم نہ تھا جو ان کے جاہل دلوں کو تسلی دے دیا کرتا تھا۔

تو اس آیت کے پہلے حصہ یضع عنھم اصرھم کا تعلق ان اقوام سے ہے جن کا رشتہ اپنی شریعت سے منقطع نہیں تھا۔ اور ہر نبی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اپنی اپنی اُمت سے

اللہ تعالیٰ کے نام پر عہد بیعت

لیا۔ اور وہ ایک پختہ عہد پر قائم تھے وہ میثاق اور عہد یہ تھا کہ وہ قومیں خود اپنی شریعت کو اپنے اندر قائم کریں گی۔ اور ان میں سے ہر ایک شخص اس پر خود بھی عمل کرے گا اور دوسروں سے بھی عمل کرانے کی کوشش کرے گا۔ اگرچہ ان کی شریعت بہت حد تک محرف و مبدل ہو چکی تھی۔ اور بہت سی بدعتیں اور رسوم انہوں نے اپنی شریعت میں ملا دی تھیں۔ لیکن ان میں سے ایک جماعت سمجھتی یہی تھی کہ وہ خدائی شریعت ہے۔ اور ہم نے

اپنے رب سے یہ عہد کیا ہے

کہ ہم اس شریعت پر قائم رہیں گے۔ اور اسے قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ؁

یعنی اس وقت کو یاد کرو کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی عہد لیا تھا کہ تم ضرور اپنی قوم کے لوگوں کے پاس اس کتاب کو ظاہر کرو گے (اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی) اور اس تعلیم کو وضاحت کے ساتھ اور کھول کھول بیان کرو گے اور عوام سے اس کو چھپاؤ گے نہیں بلکہ اس کی تعلیم کو عام کرو گے۔ تا

علیٰ وجہ البصیرۃ اور حق الیقین کے ساتھ

وہ اس پر ایمان لانے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا۔ اور اسے چھوڑ کر تھوڑی سی قیمت (جو دنیوی مال و متاع ہیں) لے لی۔ اور اخروی نعمتوں کو دنیوی لذات پر قربان کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو وہ لیتے ہیں بہت ہی بُرا ہے۔

یہ وہ عہد ہے جو

ہر نبی کی اُمت

اپنے رب سے کرتی رہی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو قومیں اہل کتاب میں شمار ہوتی تھیں یا ہو سکتی تھیں وہ اقوام اظہار بھی کرتی تھیں کہ ہم خدا کی نازل کردہ ایک شریعت پر قائم ہیں۔ اور ہم نے اپنے رب سے یہ عہد کیا ہے۔ کہ آئندہ بھی اپنے رب سے یہ عہد کیا ہے کہ آئندہ بھی اس پر قائم رہیں گے۔ بلکہ اس شریعت کو قائم کریں گے۔ اور بنی اسرائیل کا بھی اپنے رب سے یہ عہد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو

شریعت توراۃ کی شکل میں

موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی ہے۔ وہ اس پر عمل کریں گے۔ اور اسی پر قائم رہیں گے

تو اگرچہ یہ شریعتیں ایک حد تک محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ اور انسانی ہاتھوں نے بہت سی بدعتیں ان میں شامل کر دی تھیں لیکن ان کے پیرو بہرحال انہیں

روحانی صداقتیں

اور روحانی حقائق بتلاتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ اپنے رب سے جو پختہ عہد انہوں نے باندھا ہے اس پر قائم رہنا ان کے لئے ضروری ہے۔ چونکہ اس وقت دنیا کی یہ حالت تھی اور ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے، تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے مبعوث فرمایا تھا اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے سب پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے اور پہلی قوموں نے اپنے اپنے رسول کے ذریعہ جو عہد اپنے اللہ سے باندھا تھا ان کا رب اس عہد کو ساقط کرتا اور ان اُمتوں کو اس عہد سے آزاد کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر نیا عہد باندھنے کی تلقین کرتا ہے

پس اس چھوٹے سے فقرہ (و یضع عنھم اصرھم) میں اعلان کیا گیا ہے کہ پہلی شریعتیں منسوخ اور پہلے عہد جو تھے وہ سب ساقط ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اصر کے ایک معنی اس پختہ اور تاکیدی عہد کے ہیں جو عہد شکن کو عہد شکنی کی وجہ سے نیکیوں اور ان کے ثواب سے محروم کر دیتا ہے۔ چونکہ

نیکیوں کی تعلیم

آسمان سے آتی ہے اور ثواب اور اجر کا دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے اس

عہد سے مراد عہد بیعت ہی ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ سے کیا جاتا ہے۔

پس فرمایا کہ ہمارا یہ رسول، نبی امی دنیا میں اعلان کرتا ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم کے ماتحت کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے سارے قدیم عہد ساقط کر دیئے ہیں اور ان کی پابندی تم سے اُٹھا لی ہے اب اس نبی امی خاتم النبیین کے ہاتھ پہ اپنے رب سے نئے عہد باندھو تا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے پہلے سے زیادہ وارث بن سکو۔

(۴) یہ ایک معنے ہیں یضع عنھم اصرھم کے!

پھر فرمایا والاغلال التی

بعض قومیں ایسی بھی تھیں جن کا نبی سے تعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کہیں پہلے ٹوٹ چکا تھا اور شریعت کی بجائے من گھڑت بد رسوم اور بدعات مشتبہ میں وہ جکڑی ہوتی تھیں۔ اور یہی ان کا مذہب تھا۔ خود ساختہ تشدید اور پابندیاں ان کو ایسی محسوس کر رہی تھیں اور ان کی تباہی کا باعث بن رہی تھیں۔ اور ان کے رستے دور کر رہی تھیں۔ تو فرمایا والاغلال التی کانت علیھم۔ اللہ تعالیٰ کے اس رسول نبی امی نے ان تمام رسوم اور بدعات کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اگر تم قرب الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کو جو ہم نے مٹا دیا ہے اگر تم قرب الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہ و ہدایت اور صراط مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔ جب تک رسوم و بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھل نہیں سکتے۔

اس کے بعد فرمایا فالذین آمنوا بہ یعنے اب وہی لوگ

قرب الٰہی اور فلاح دارین

حاصل کر سکتے ہیں جو قرآن مجید پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور دل سے اس نبی کو اور اس پر نازل ہونے والی شریعت کو حق، نور اور راہ نجات یقین کرتے ہیں اور جرأت اور دلیری کے ساتھ اس دلی یقین کا زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ اور پھر اس کا اظہار کرتے اور اس ہدایت کی اشاعت میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنے جوارح سے اپنے قول اور فعل اور عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کے ایمان کا دعویٰ سچا ہے۔ تو فالذین آمنوا بہ میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

(۱) اوّل دل سے یقین کرنا۔ کوئی کھوٹ نہ ہو۔ کوئی کمزوری نہ ہو۔ (۲) پھر زبان سے یہ اقرار کرنا کہ ہمارے دل اس صداقت کو مان چکے ہیں۔ اظہار کے مفہوم میں یہی بات پائی جاتی ہے کہ پختہ ایمان والا شخص تبلیغِ اسلام میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔

دلی ایمان کا تقاضا ہے

کہ وہ جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کرے اور لوگوں کو بتائے کہ جس شریعت پر میں ایمان لایا ہوں۔ جس خدا کی کتاب کو میں نے مانا ہے اس میں یہ یہ خوبیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے دروازے وہ اس اس طرح ہم پر کھولتی ہے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیں حاصل ہوتی ہیں۔ غرض وہ زبان سے تبلیغ و اشاعت اسلام کرنے والا ہو (۳) پھر اس کا محض زبانی دعوےٰ نہ ہو بلکہ اس کی ساری زندگی اسلام کا ایک نمونہ ہو اور وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہا ہو کہ جو دعوےٰ اس نے زبان سے کیا ہے اس میں کوئی تذبذب نہیں۔

تو فرمایا کہ وہ لوگ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کا ایمان لاتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں فلاح دارین کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

پھر فرمایا وعزروہ۔ عزّر کے معنی ہیں فخمہ وعظمہ (منجد) اور مفردات میں تعزیر کے معنی یہ لکھے ہیں۔ "التعزیر النصرۃ مع التعظیم نصرۃ بقمع ما یضرہ منہ"

تو فرمایا کہ

آسمانی نصرتوں کے دروازے

صرف انہی پر کھولے جائیں گے جو اس نبی امی کی بزرگی اور عظمت اپنے دلوں میں قائم کریں گے اور اس کی عظمت اور جلال کے قیام کے لئے دشمن کے مکروں اور تدبیروں اور ظالمانہ حملوں کے مقابلہ صدق و وفا کے ساتھ سینہ سپر ہوں گے اور دشمن کے تمام منصوبوں کا بے انتہا ایثار اور فدائیت کے ساتھ قلع قمع کر کے اس نبی امی کی قوت کا باعث بنیں گے اور تمام شریعت حقہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انصار بنیں گے عزّروہ کے مفہوم میں تنظیم بھی شامل ہے اور عزّر کے معنی میں یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ اس کی مضبوطی کا باعث بن کر اس کے دشمنوں کا مقابلہ کرے اور ان تمام ضرر رساں چیزوں کو رستہ سے مٹا کر جن سے اس کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مدافعت کے لئے جو جہاد مسلمانوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان دشمنانِ اسلام کے خلاف کیا جو اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار لے کر اٹھے تھے وہ اس "تعزیر" کے اندر آتا ہے مطلب یہ کہ انہوں نے ہر قسم کی قربانی دے کر اس ضرر کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی۔

اب

جماعت احمدیہ کے ذریعے

جو لسانی اور قلمی جہاد قرآن کریم کی اشاعت و تبلیغ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی "تعزیر" کے معنے کے اندر آتا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوجوان اپنی زندگیوں کو وقف کرتے ہیں ہر قسم کی تکالیف جھیلتے ہیں۔ غیر معروف اور دور دراز علاقوں میں چلے جاتے ہیں اور بہت کم رقوم میں جو انہیں دی جاتی ہیں گزارہ کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی تکالیف اس لئے برداشت کرتے ہیں کہ عیسائیت کی یلغار اسلام کے خلاف جاری ہے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بہت پیار کرتا ہے۔

پس ابتدائے اسلام کے زمانہ میں جہاد بالسیف اور زمانہ حاضرہ میں جہاد بالقرآن

دونوں "تعزیر" کے اندر آتے ہیں

کیونکہ تعزیر کے معنی میں یہ پایا جاتا ہے کہ کسی کی عظمت دل میں اتنی ہو کہ اس عظمت کی خاطر انسان اپنے نفس کو اور مال کو قربان کر رہا ہو تاکہ ان منصوبوں کو جو اسے دکھ پہنچانے اور ضرر دینے کے لئے کئے جا رہے ہوں، ناکام بنا دیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ونصروہ فلاح دارین کے مستحق وہ لوگ ہیں جو اس کی نصرت اور مدد میں کوشاں رہتے ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی ذاتی امداد کی ضرورت نہ تھی۔ نہ آپ کو اس کی خواہش تھی۔ آپ نے دیگر انبیاء کی طرح قل لا اسئلکم علیہ اجرا فرمایا کہ یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے میں اس پر تم لوگوں سے کوئی اجر نہیں مانگتا

پس جب یہ

نصروہ کے معنی

وہ کرتے ہوں گے جس معنے میں یہ لفظ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کا مفعول ہو۔ یعنے جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے اللہ تعالیٰ کی مدد کی (نصروا اللہ) اور لسان عرب میں اس نصرۃ کا مطلب یہ ہے کہ "ھو نصرتہ لعبادہ والقیام بحفظ حدودہ ورعایۃ عہودہ واعتناق احکامہ واجتناب نھیہ (مفردات)" تو نصروہ فرما کر یہ بتایا کہ قرب الٰہی کے علاوہ وہی لوگ مستحق بنائے گئے اور حیات کے وارث بنیں گے جو اخوت اسلامی کو قائم کرتے رہے۔ بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ثابت ہوں گے اور شریعت حقہ نے جو حدود قائم کی ہیں اس کی بیان کردہ شرائط کے ساتھ وہ لوگ چوکس اور بیدار مغزی سے ان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور وہ عہد جو انہوں نے اپنے رب سے اس نبی امی کے ہاتھ پہ باندھا ہے۔ مستعد ہو کر اس کی پابندی کرنے والے ہوں گے۔ اور جو اوامر اور احکام پر مضبوطی سے قائم رہیں گے اور ان نواہی سے بچیں گے جن سے بچنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جو اس کی نصرت کرتے ہیں ان کا معاشرہ باہمی اخوت کے اصول پر قائم ہے۔ بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں۔ کسی کی بے جا مخالفت نہیں کرتے۔ کسی کو دکھ نہیں دیتے۔ کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ کسی کے خلاف زبان نہیں چلاتے وغیرہ وغیرہ بہت سی حدود ہیں۔ جو شریعتِ اسلامیہ میں قرآن نے بیان کی ہیں۔ بعض جگہ لفظاً کہہ دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اور بعض جگہ معناً ان حدود کی طرف اشارہ کر دیا۔

تو نصروہ کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ قرآن کریم کی بتائی حدود کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان سے تجاوز نہیں کرتے

ایک اور معنی نصروہ کے یہ ہیں

کہ امت مسلمہ جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پہ اپنے رب سے عہد باندھا ہے۔ اس میں سے وہی لوگ خدا کی نگاہ میں مسلم کہلانے کے مستحق بنیں گے جو اپنے عہد کی رعایت اور پابندی کرنے والے ہوں گے نیز

وہ جو قرآن کریم کے احکام یعنے "کرنے کی باتوں" کا جو سینکڑوں ہیں۔ اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں جوا اپنی گردنوں میں ڈالنے والے ہیں۔ اور نواہی جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان باتوں کو نہ کرو ان باتوں سے وہ اجتناب کرتے ہیں۔

فرمایا اولٰئک ھم المفلحون یہی لوگ فلاح دارین کے حقدار ہیں۔

پھر فرمایا واتبعوا النور الذی انزل معہ کہ اس نبی امی کے ساتھ آسمان سے ایک نور بھی نازل ہوا ہے۔ اس کے ہر قول میں آسمانی روشنی جھلکتی نظر آتی ہے۔ اور اس کے ہر فعل میں اللہ کا نور جلوہ گر نظر آتا ہے۔

اِتّبع کے معنی ہیں

قصدنا اثرہ اور اثر کے معنے سنت کے ہیں۔ تو اتبعوا کے معنے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک نورانی وجود بنا کر دنیا میں بھیجا تھا مگر یہ اس قسم کا نورانی وجود نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کے نزدیک فرض کیا گیا ہے۔ بلکہ (انما انا بشر مثلکم) ہماری طرح کا ایک بشر ہونے کے باوجود بے حد اور بے شمار انوار روحانی آپؐ کے ساتھ اور آپؐ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے

تو اس آیت میں فرمایا کہ یہ رسول نور ہے اس کا ہر فعل نور اور اس کا ہر قول نور ہے تم اس کی اتباع کرو گے تو اولٰئک ھم المفلحون کے مطابق تم مفلحین میں شامل ہو جاؤ گے۔

پس فرمایا کہ جو لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس کے اسوۂ حسنہ کے رنگ میں رنگین ہو کر زندگی گزارتے ہیں اس زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کا نور ان کے چہرہ پر جھلکتا ہے اور اخروی زندگی میں بھی ان کا یہ نور (نورھم یسعٰی بین ایدیھم وبایمانھم) ان کے آگے بھی چل رہا ہوگا اور ان کے دائیں بھی چل رہا ہوگا۔ یہ علامت ہوگی اس بات کی کہ یہ خدا تعالیٰ کے ان نیک اور پاک بندوں کا گروہ ہے جو سنت محمدیہ کی اتباع کرنے والے ہیں۔

غرض فرمایا کہ وہ لوگ جن کا ایمان پختہ ہے جن کا ایثار اور جن کی فدائیت اعلیٰ ہے اور جنہوں نے احسن طور پر اپنے نفسوں کی اصلاح کی ہے اور دنیا کے سامنے

اپنا پاک نمونہ پیش کیا ہے

اور اسوۂ رسول کی کامل اتباع کی ہے اولٰئک ھم المفلحون وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اور اس کے حضور فلاح پانے والے ہیں۔

فلاح کا لفظ عربی زبان میں اس قسم کی انتہائی اعلےٰ اور احسن کامیابی پر بولا جاتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کوئی اور لفظ عربی لغت میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے معنے دنیوی اور اخروی کامیابی کے ہیں۔

دنیوی کامیابی

اس کے معنے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے صحت والی زندگی دی ہے۔ اتنا مال اور قناعت دی ہے کہ سوائے اپنے رب کی احتیاج کے اس کو کسی اور چیز کی احتیاج محسوس نہ ہو اور عزت و جاہ عطا کیا ہے

تو جس شخص کو یہ تینوں چیزیں مل جائیں

اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کو فلاح مل گئی

اور اخروی کامیابی اس معنی میں ہے کہ

اوّل ایسے شخص کو ایسی دائمی بقاء اور دائمی حیات حاصل ہو جو فی الواقع اور فی الحقیقت حیات ہے کیونکہ جو لوگ جہنم میں جائیں گے بظاہر وہ بھی زندہ ہوں گے لیکن ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نہ زندہ ہوں گے اور نہ مُردہ۔ لیکن حقیقی اور دائمی حیات وہ ہے جس کے اندر فنا، کمزوری یا بیماری کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔

دوم۔ جو چاہے اسے ملے اللہ تعالیٰ جنتیوں کے متعلق یہی کہتا ہے کہ جو وہ چاہیں گے ان کو وہ مل جائے گا۔ خدا کے نزدیک یہ بڑے پیار کا مقام ہے کہ ان کی کوئی خواہش رد نہ کی جائے گی۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کے دل میں کوئی ایسی خواہش پیدا نہ ہوگی جو خدا کی نگاہ میں رد کئے جانے کے قابل ہو۔ نیک خواہشیں ہی ان کے دل میں پیدا ہوں گی اور انہیں پورا کر دیا جائے گا۔

سوم۔ اسے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور اس معاشرہ میں جس کا تعلق اخروی زندگی کے ساتھ ہے (اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیسا ہے) اور جس قسم کے اجتماعی تعلقات ہوں گے۔ اس میں اسے پوری اور حقیقی عزت حاصل ہوگی۔ اور یہ خطرہ نہ ہوگا کہ اسے کبھی ذلیل بھی کر دیا جائے گا۔ اور

چہارم یہ کہ معرفت میں اسے کمال حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کی کامل معرفت

اور ان کا کامل عرفان اس دنیا میں مادی بند ھنوں میں بند ہونے کی وجہ سے ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس دنیا میں ہمارے لئے جن صفات کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے اپنے کمال کو نہیں پہنچے۔ اگر کسی فرد واحد کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ اپنے کمال کو پہنچا تو وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ اس جلوہ کو دیکھنے کے لئے ایک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بے تاب رہے مگر وہ وہ جلوہ دیکھنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود کے علاوہ خدائی صفات کا کامل جلوہ کسی اور انسان پر نہیں ہو سکتا اور نہ ہوا۔

جب یہ چاروں باتیں کسی انسان کو حاصل ہوں تو عربی زبان میں کہتے ہیں کہ

وہ مُفلح (کامیاب) ہو گیا

پس لفظ فلاح بہت بڑی، بہت شاندار، بہت ارفع، بہت اعلےٰ کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تو فرماتا ہے کہ جو لوگ حقیقی طور پر اور صحیح معنے میں ایمان لاتے ہیں۔ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تقویت پہنچانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے ہیں۔ ایثار اور فدائیت کا نمونہ دکھاتے ہیں اور جو لوگ قرآنی احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالتے ہیں کہ واقع میں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند بن جاتے ہیں۔ اور جو لوگ سنت اللہ کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ کے اس نور سے دنیا کو منور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو نبی کریم کے وجود کے ساتھ آسمان سے نازل ہوا۔ اولٰئک ھم المفلحون۔ یہ لوگ ہیں جو دنیا میں بھی فلاح پانے والے ہیں اور آخرت میں بھی فلاح پانے والے ہیں۔

پس بد رسوم اور ایمان کامل اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس وقت مجھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی اشاعت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال دنیا میں قائم کرنے کے لئے جس قسم کی قربانی اور جس حد تک قربانی دینا ضروری ہے ہر شخص رسوم کے بندھنوں میں بندھا ہوا ہے وہ اس حد تک قربانی نہیں دے سکتا۔

بعض لوگ ہماری جماعت میں بھی ہیں

جو مثلاً اپنی لڑکی کی شادی کرتے وقت خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے سادہ طریق کو چھوڑ کر اپنی خاندانی رسوم کے مطابق اسراف کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ مقروض ہو جاتے ہیں۔ پھر مجھے لکھتے ہیں کہ میں مقروض ہو گیا ہوں مہربانی کر کے میرے چندہ کی شرح کم کر دی جائے۔ کیونکہ اب میں مجبوراً [illegible] کی بجائے [illegible] یا [illegible] ادا کر سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے انہیں فرمایا تھا کہ تم رسوم کو چھوڑ دو اور بدعات کو ترک کر دو مگر انہوں نے رسوم کو نہ چھوڑا خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لی اور قرض میں بھی مبتلا ہو گئے تو فرماتا ہے وہ لوگ اس گروہ میں شامل نہ ہو سکے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعزّروہ کہ وہ قربانیاں دے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتا اور تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

میں نظارت اصلاح وارشاد کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں

کہ جتنی رسوم اور بدعات ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں ان کو اکٹھا کیا جائے اور ان کی نگرانی کی جائے کہ ہمارے احمدی بھائی ان تمام رسوم اور بدعات سے بچتے رہیں۔

اس وقت میں مختصراً بتا رہا ہوں کہ جو شخص رسوم اور بدعات کو نہیں چھوڑتا۔ جس طرح اس کا ایمان پختہ نہیں اسی طرح وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور اسلام کی تقویت کے لئے وہ قربانیاں بھی نہیں دے سکتا۔ جن قربانیوں کا اسلام اس سے مطالبہ کرتا ہے۔

وَنَصَرُوْہُ میں نفس کا محاسبہ اور اس کی اصلاح اور اس کو کمال تک پہنچانے کا مفہوم پایا جاتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس کے بہت سے معنے ہیں اور وہ مختلف شعبوں پر حاوی ہیں اور ہماری اصلاح کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ تمام نواہی سے بچنا تمام احکام کی پیروی کرنا وغیرہ بہت سی باتیں اس کے اندر آتی ہیں ــــ لیکن

جو لوگ رسوم میں مبتلا ہوں

بدعتوں کو جائز سمجھتے ہوں وہ دنیا میں اس قسم کا نمونہ پیش نہیں کر سکتے اور ان کے نفوس کی کامل اصلاح ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ رسوم کی پابندی کے ساتھ ساتھ اسلام

اسلام کی تعلیم کی پوری پابندی اور اس کے بیان فرمودہ ہدایت پر حقیقی معنے میں گامزن ہونا ناممکن ہے۔

پس اگر ہم بدعتوں اور رسموں کے پابند رہے گے اور اندھیرے میں ہی پڑے رہیں گے تو ہرگز اس نور سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ اور نہ ہی اس نور کے جو دنیا میں قائم کیا گیا ہے۔ ہم اس کی اتباع کر سکیں گے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کر سکیں گے تو نہ ہمیں اس دنیا میں فلاح حاصل ہوگی اور نہ ہی اخروی زندگی میں۔

پس ہر احمدی پر، ہر خاندان اور

ہر احمدی تنظیم پر یہ فرض ہے

کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو رسوم اور بدعتوں سے بچائے رکھے۔ محفوظ رکھے۔ اور اس بات کی بھی نگرانی کرے کہ کوئی احمدی بھی رسوم و رواج کی پابندی کرنے والا نہ ہو اور بدعات میں پھنسا ہوا نہ ہو۔

دنیا میں رسوم و بدعات کا عجیب جال بچھا ہوا ہے۔ جب آدمی ان پر غور کرتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے کہ خدا نے جس مخلوق (انسان) کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اور جب پر آسمانی رفعتوں کے دروازے کھولے وہ کس طرح اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتا ہے اور پھر کس طرح نور کی بجائے ظلمات میں آرام و راحت پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سے ہر ایک کو ان رسوم و بدعات سے محفوظ رکھے اور توفیق دے کہ ہم اس کی منشاء کے مطابق اس آیہ کریمہ میں جس ایمان اور جس تعزیر اور جس نصرت اور جس اتباع کا حکم دیا گیا ہے اس کی پیروی کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے اس دنیا میں بھی کامیاب ہوں اور اخروی زندگی میں بھی کامیاب ہوں اور مفلحین کے گروہ میں شامل ہونے والے ہوں

آمین +

موم۔ کہ خدا تعالیٰ میرے بھتیجے صاحب کو کامیابی دے اور دشمنوں کے منصوبے ناکام کرے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

شیخ محمد ندیم بانی درویش قادیان

اسلام — عیسائیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج

(بقیہ صفحہ اول)

کی احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنائیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں؟

(الفضل ۲۵ر مارچ ۱۹۶۰ء)

چنانچہ ۱۹۲۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے مغربی افریقہ میں احمدیہ مشن کا آغاز کیا۔ اس کے بعد اب تک بیسیوں مبلغ وہاں کام کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مشنوں نے مختلف رنگوں میں اسلام کی قابلِ قدر خدمت کی ہے جس کا مسلمان نہایت فراخدلی سے اعتراف کرتے ہیں۔ ان مشنوں نے عیسائیت کے لئے جو چیلنج پیش کیا ہے اس نے عیسائیوں کی قلبی کیفیات کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ فتح و کامرانی کے خوابوں کی تعبیر شکست اور پسپائی کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ بیکن رسالے نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ اسلام عیسائیوں کے لئے سب سے بڑی روک ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ان کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔

اسی طرح ولیم سن نے اپنی کتاب "مسیح یا محمد" میں چند سال ہوئے لکھا تھا کہ چیلنج نہ صرف موجود ہے بلکہ زیادہ سنگین ہوتا چلا جا رہا ہے اس چیلنج نے عیسائیوں کو پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس کرا دی ہے۔ جبھی تو بیکن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ عیسائی عقائد کو افریقی مزاج کے مطابق ڈھالا جائے۔

ذرا اس بات کو دیکھئے کہ کہاں وہ بلند بانگ دعاوی گویا عیسائیت کا لشکر ساز و سامان سے لیس فتوحات کرتا چلا جا رہا ہے اور کہاں اب بیکن یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اپنی ناطاقتی اور کم مائگی کے ساتھ جس طرح بھی ہو گا مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے ایک نیا مؤثر طریق کار عمل میں لانا چاہتے ہیں۔

خیر اگر بیکن یہ مشورہ دے رہا ہے کہ عیسائیت کو افریقی مزاج کے مطابق ڈھالا جائے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ عیسائیت تو شروع ہی سے اس بات کی منادی رہی ہے کہ جو کچھ لوگوں نے مانگا اسی طرح عقائد کو ڈھال لیا۔ آخر پولوس کی یہی پالیسی تھی نا جبھی تو اس نے کہا تھا:۔

"میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں (اگرچہ خدا کے نزدیک بے شرع نہ تھا بلکہ مسیح کی شریعت کے تابع تھا) کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں۔ میں سب کچھ انجیل کی خاطر کرتا ہوں تاکہ اوروں کے ساتھ اس میں شریک ہوؤں"

(۱۔ کرنتھیوں ۹ / ۲۰-۲۳)

جب اس پر لوگوں نے اعتراض کیا تو وہ آیات ہی نکال دیں اور آیات نکالنے کے بعد نکلی ہوئی آیات کے نمبروں کی عدم موجودگی نے انجیل پڑھنے والوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ آیت نمبر ۲ کے بعد ۹ ہو گئی ہے یا بلکہ ایک باب ہی آیت نمبر ۱ سے شروع ہوتا ہے۔

پھر جب اس بات کو قابلِ اعتراض سمجھا گیا تو وہ آیات اگلے ایڈیشن میں جوڑ دی گئیں۔

عقائد کے لحاظ سے بھی وہ کونسا عقیدہ ہے جو عیسائیت نے کبھی نہ کبھی بدلا نہ ہو۔ بیکن کے اوپر درج کئے گئے حوالے میں ایک پادری جان کراسیلے کا ذکر ہے ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ اسلامیات کے ماہر ہیں اور مغربی افریقہ میں اسلام کے خلاف عیسائیوں کی رہنمائی کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مسلمان اکثر اعتراض کرتے ہیں کہ تثلیث سے حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ ایک جمع ایک جمع ایک، جبکہ ایک کیونکر ہو سکتے ہیں یہ تو تین ہونے چاہئیں تو کراسیلے نے لکھا ہے کہ ہم ایک جمع ایک جمع ایک نہیں کہتے بلکہ ہم تو کہتے ہیں ایک ضرب ایک ضرب ایک، یہ ہوا نا ایک۔ گویا کہ خدا باپ کو خدا بیٹے سے ضرب دی جائے اور اس حاصل ضرب کو خدا روح القدس سے ضرب دی جائے تو ایک جواب ہو گا نہ کہ تین۔ کیا خوب۔ گویا زید بکر اور عمرو کو ضرب دیں تو باوجود اس کے کہ ہمارے سامنے تین شخص کھڑے ہوں ہم یہی کہتے چلے جائیں نہیں یہ تو ایک ہے کیونکہ زید کو بکر سے ضرب دی اور بکر کو عمرو سے۔ اسی طرح عیسائیت کا ہر عقیدہ کبھی نہ کبھی اس چکر میں ضرور پڑا ہے۔ پس بیکن کا یہ مشورہ نہ نیا ہے اور نہ عجیب۔ لیکن بیکن کے بااختیار لوگ یاد رکھیں کہ عیسائیت جتنی دفعہ بولے گی اتنی ہی دفعہ اس کی شکست اور پسپائی پر ایک تازہ مہر لگ جائے گی۔ اب کوئی نیا طریقہ یا نیا عقیدہ یا پرانے عقیدہ کی نئی تشریح عیسائیت کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا نہیں دے سکتی۔

اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیروں میں سے یہ ایک زبردست تقدیر ہے کہ اب اسلام آگے ہی آگے بڑھے گا اور صلیب پاش پاش ہو گی۔ یعنی عیسائیت و دیگر ادیان باطلہ کی طرح شکست کھا جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنا کام پورا کر لیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا کام پورا کر لیا۔ اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت جماعت اور اسے خدا یافتہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آپ کا کام ابھی باقی ہے۔ آپ کو ابھی آگے بڑھنا ہے اور آگے ہی بڑھتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلام کی ترقیات کے لئے صرف کر سکیں۔

آمین +

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم اسرار محمد صاحب زاہد پر زمین کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ تین بار اس کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوا ہے۔ آپ کا ارادہ اس جگہ احمدیہ مشن اور مسجد بنانے کا ہے۔ لیکن مخالفین شرارت پر آمادہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں ۴۴

ایک درویش کے سفر ربوہ کے حالات

(بقیہ صفحہ ۲)

یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق اور آپ کے ارشادات کے مطابق جو شادی ہوگی اسمیں زیادہ برکات حاصل ہونگی رشتہ کرتے وقت مقدم یہ ہو کہ لڑکی و لڑکا دیندار متقی پرہیزگار ہو۔ اور دوسری باتیں بھی اگر اس میں جمع ہو جائیں تو زیادہ اچھا ہے۔ لیکن دینداری اور تقوی مقدم رکھا جائے۔ اس طرح بہت سی پریشانیوں سے نجات ہوگی۔

حضور نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سلام کرنے سے سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ اس طرح روحانی معیار اور قدر و منزلت ختم ہو جاتی ہے ہم مسلمان صرف احکم الحاکمین کے سامنے ہی ہاتھ جوڑتے ہیں۔ افسران کو تو سب ہر گز ہی یہ بات سمجھائی جا سکتی ہے۔ مخلوق کے سامنے ہاتھ جوڑنے سے دل میں جو خودداری ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔

اس روز حضور نے اپنے اس خادم کو پون گھنٹہ کے قریب اپنے قرب میں جگہ دی۔ جب بعد ملاقات خاکسار مصافحہ کرکے رخصت ہونا چاہتا تھا تو حضور نے ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا۔ کہ ادھر سے ہو کر گذر و۔ اور پھر خود اٹھے اور کھینچ کر اپنے گلے لگا لیا اور از راہ محبت فرمایا۔ کہ آپ تو احتراماً معانقہ نہیں کر رہے ہے۔ لیکن جو فرد بھی قادیان سے آتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو محبت سے گلے لگا لوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ آپ کو کل پھر آنا ہوگا۔ جب ملاقات کرکے میں نیچے اترا۔ تو دفتر والوں نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ کہ کس قدر آپ خوش قسمت ہیں کہ حضور نے باوجود مصروفیت کے اتنا لمبا وقت آپ کو ملاقات کے لئے دیا۔

دوسرے روز جب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے نظم و نسق اور لوکل انتظام کی مضبوطی سے متعلق امور پر تبادلہ خیالات فرماتے ہوئے زریں ہدایت سے نوازا۔ اور ملاقات کے اختتام پر فرمایا کہ اپنی واپسی سے ایک دو روز قبل یعنی مورخہ ۲۸ ستمبر کو بھی ضرور مل لیں۔ اور اس عرصہ میں درویشوں و صدر انجمن احمدیہ وغیرہ کی مشکلات کے متعلق اور بھی سوچ لیں۔ اور جو باتیں ذہن میں آئیں انہیں بے جھجک بتا کر ان کا حل کرائیں۔

ربوہ پہنچ کر خاکسار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر بھی حاضر ہوا۔ اور پر نم آنکھوں اور مجروح جذبات کے ساتھ اپنی طرف سے اور سب درویشوں اور احباب ہندوستان کی طرف سے سلام عرض کیا۔ اور سب کی طرف سے دعا کی۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی وفات کے موقعہ پر بھی میں ربوہ میں موجود تھا۔ حضور تشریف لائے اور نماز جنازہ ادا کی اور تدفین تک میت کے ساتھ رہے۔ اس موقعہ پر بھی چاردیواری مزار مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دعا کے لئے تشریف لائے۔ حضور کا یہ خادم بھی ساتھ تھا۔ اور اجتماعی دعا میں شامل ہونے کا موقعہ میسر آیا۔

دور خلافت ثالثہ میں خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے سب افراد مختلف رنگوں میں اسلام و احمدیت کی خدمت کے کام پوری توجہ اور جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ہر دوست انہیں ایسا مشغول و منہمک دیکھ کر یہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ خاندان حضرت اقدس کا ہر فرد یہ سمجھ رہا ہے۔ کہ گویا جماعت کے ہر قسم کے کاموں کی ذمہ داری اسی پر ڈال دی گئی ہے۔ اور کاموں میں سرگرمی اور شعبوں میں زندگی سے خاندان کے افراد کی بلند شخصیتوں کا پتہ چلتا ہے۔

واقفین زندگی کے لئے ایسے اصول مرتب کئے ہیں۔ کہ ہر واقف زندگی اپنے مستقبل کو روشن دیکھ رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان نے درویشوں کے متعلق بھی یہی فرمایا۔ کہ وہ کبھی اپنے ذہنوں میں یہ بات نہ لائیں۔ کہ ہمیں ان کے مستقبل کی فکر نہیں یا ہم ان کی قربانیوں اور خدمات کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھ رہے ہے۔ بلکہ ہمیں پوری طرح آپ کی قربانیوں اور خدمات کا اعتراف ہے اور ہمیں آپ کے مستقبل کو شاندار بنانے کی فکر ہے۔ آپ سب بھی صبر و استقلال سے قادیان میں زمانہ درویشی میں مقیم رہیں اور خدمت سلسلہ بجا لاتے رہیں۔ مورخہ ۲۸ ستمبر کو ملاقات کے بعد حضور نے معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور کافی دیر تک گلے لگائے رکھا اس کے بعد لاہور میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب تشریف لائے تو خاکسار کی واپسی پر شرف ملاقات عطا فرمایا۔ اور حضور کی زیارت اور بزرگان سے ملاقات۔ ربوہ کے مقدس مرکز سے بہت میٹھی یادوں کو ساتھ لے کر اور روحانی چہرے سے جدا ہو کر واپس لوٹا ہوں اللہ تعالیٰ میرے اور ہم سب درویشوں اور

احباب جماعت کے ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کی تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے تقریر کے دوران ایک بات تو یہ بیان فرمائی کہ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان نے مطلع فرمایا ہے کہ چونکہ اس مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے جو قافلہ پاکستانی احمدیوں کا آئے گا۔ وہ ایک لمبے راستہ کو طے کرکے قادیان پہنچا ہے۔ اور شدید سردی کے ایام ہوں گے اس لئے قافلہ میں ضعیف العمر احباب مستورات اور بچوں کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ کوئی درویش اور دوست ہمیں بوڑھے والدین مستورات و بچوں کو قافلہ کے ساتھ بھجوانے کے لئے مجبور نہ کرے۔

دوسری بات یہ بیان فرمائی۔ کہ جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا مقام ہے اس کے اعتبار سے ہر فرد جماعت کی دربار خلافت تک رسائی ہونی چاہیئے۔ اور اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ لیکن اس رعایت کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ بعض اشخاص ایسا طریق اختیار کریں جو ناپسندیدہ ہو یعنی شکایات پر مشتمل بے نام خطوط بھیجیں۔ اس طرح ایک تو تحقیقات میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور شکایت کنندہ کے عدم علم کے باعث ثبوت و شواہد پیش کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ دوسرے بے نام کے خطوط بھیجنا بزدلی۔ نامردی اور فتنہ پردازی بھی خیال کیا جاتا ہے۔ اور خود اس کی ضمیر بھی اس کو ملامت کر رہی ہوتی ہے۔ اگر وہ حقیقت پر مبنی چٹھیاں لکھتا ہے تو اپنا نام ظاہر کرنا

چاہیئے۔ اور قطعاً یہ خوف اس کو لاحق نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اگر نام ظاہر ہو گیا تو جواب طلبی ہوگی۔ لوگ ملامت کریں گے۔ بلکہ جب پوری ذمہ داری سے وہ کسی کے خلاف شکایت لکھتا ہے۔ تو اسے تحقیق و ثبوت کے لئے سامنے آنا چاہیئے۔ اور اگر خلاف حقیقت باتیں ثابت ہوں۔ تو ان کے عواقب سے بھی نہ گھبرانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی فرمائے گا اور وہ کسی جنبہ داری سے کام نہیں لیں گے۔ پس مجھے حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ سب کو مطلع کر دوں کہ دربار خلافت سب کے لئے کھلا ہے۔ جو بات لکھی ہے سوچ سمجھ کر اور حقیقت پر مبنی جانتے ہوئے لکھو۔ اور جو عواقب ہوں۔ اس کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے محترم مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے آنکھ کے اپریشن کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا۔ اور فرمایا کہ اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ دعا فرمائیں ان کی بینائی بحال ہو جائے۔ ان کا مبارک وجود ہمارے لئے کئی لحاظ سے بطور حرز ہے۔ امیر ہیں۔ صحابی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیس سال آپ کی براہ راست نگرانی میں انتظامی امور انجام دیئے ہیں۔ ۸۷ سال کی عمر ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا وجود دیر تک سلامت رکھے اس کے بعد خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین فرمائی۔ اور بعد دعا یہ روحانی مجلس برخواست ہوئی۔

قطعات

از سرفراز امیر صاحب بنگلور

(۱)

حقیقت ہو گئی واضح اُلجھنے کیا ہو نادانو
وہ مہدی آ گئے مرزا غلام احمد کو پہچانو
سمجھ لو سوچ لو یہ سرفراز آواز دیتا ہے
یوں کب تک مسیح کو جھٹلاؤ گے اے پیارے مسلمانو

(۲)

شب ظلمات میں لے کر پیام روشنی آئے
مجدد خاتم الخلفاء مسیح احمدی آئے
اسی میں خاتم النبیین کی تشریح ہے اے امیر
محمد کی غلامی میں غلام احمد نبی آئے

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت

ناصرات الاحمدیہ بھارت کے امتحان منعقدہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ اس سال بڑے گروپ کا امتحان دینی معلومات اور نصف پارہ با ترجمہ اور چھوٹے گروپ کا امتحان دینی معلومات اور نماز سادہ کا لیا گیا تھا۔ چونکہ چھوٹے گروپ کا امتحان زبانی ہے کہ ہر عہدہ دار نے خود نتیجہ بھجوایا ہے۔ جو اسی طرح درج کیا جا رہا ہے۔ اور بڑے گروپ کا مختلف زبانیں ہونے کی وجہ سے مختلف لوگوں کو دکھایا گیا۔ ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں میں شوق اور بیداری پیدا کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر جگہ کی اول دوم اور سوم آنے والی بچی کو مرکز سے انعام بھجوایا جائے۔ اب ہر ناصرات کی عہدہ داران اپنا اپنا نتیجہ دیکھ لیں۔ انعامات انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان کو بھجوا دیئے جائیں گے۔

امسال قادیان۔ بنگلور۔ کیرنگ۔ کیندرہ پاڑا۔ سکندر آباد۔ شموگہ۔ کرڈاپلی۔ دھوان ساہی اور حیدرآباد کی لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں۔ بڑے گروپ کی ۱۰۵ لڑکیوں نے امتحان دیا۔ جن میں سے ۹۴ پاس ہوئیں۔ اور چھوٹے گروپ کی ۱۰۵ لڑکیوں میں سے ۹۲ پاس ہوئی ہیں۔

اس دفعہ کئی ناصرات باوجود بھجو انے کے امتحان میں شامل نہیں ہوئیں۔ ہم امید کرتی ہوں کہ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا جو بھی امتحان رکھا جائے گا ہماری بچیاں شوق سے اس میں حصہ لیں گی۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی۔

(امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت)

ناصرات الاحمدیہ بھارت بڑا گروپ

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نام	نمبر
عائشہ صدیقہ	۴۴
نعیمہ بشریٰ	۳۹½
امۃ الحکیم	۳۵
نعیمہ بیگم	۴۴½
امۃ العلیم کشمیری	۴۲½
امۃ الحبیب	۴۲
صبیحہ سلطانہ	۳۱
تابندہ بیگم	۳۶
[illegible] مسرت	۲۴
حمیدہ سلطانہ	۴۲
مریم بیگم	۳۲
بشریٰ بیگم قادیانی	۴۲
فاطمہ زہرہ	۳۲
امۃ العلیم بڑی	۳۹
محمودہ بیگم	۳۰
عذرا پروین	۱۷
بشریٰ مبشر	۲۱
امۃ النصیر شیلا	۲۸
امۃ العلیم عصمت	۴۴½
بشریٰ شہزادی	۴۰½
امۃ النصیر نیلز	۳۷
رشیدہ بیگم	۳۹
بشریٰ صادقہ	۲۲
عزیزہ مبارکہ	۲۳
رفعت اللہ	۲۵
امۃ النصیر منصورہ	۱۷
امۃ النصیر نگہو	۳۵
امۃ الحفیظ ربانی	۴۴
نجمہ پروین	۳۵
منورہ سلطانہ	۳۸
منصورہ بیگم	۳۸
ریحانہ شاہین	۲۹
صادقہ پروین	۳۳
حمیدہ بشریٰ	۲۸
شفیعہ نصرت	۳۷
عصمت بیگم	۳۰
نزہت سلطانہ	۳۳
امۃ الکریم	۲۴
بشریٰ بیگم یوسف	۱۸
بشریٰ صدیقہ	۳۸
نصیرہ بیگم	۲۶
نصرت بیگم	[illegible]
شکیلہ بیگم	۲۸
امۃ العزیز	۲۵
امۃ اللطیف	[illegible]
سلیمہ بیگم	۳۱
سکینہ بیگم	۱۸
امۃ الرشید سندھی	۱۸
امۃ الکریم گجراتی	۱۹
فرزانہ ملکہ	۲۲
ساجدہ ثریا	۲۷
اقبال مسرت	۳۱

(شموگہ)

نام	نمبر
راحت جہاں یاسمین	۲۷
صبیحہ بیگم	۳۳
رحمت النساء عرف ملکہ بیگم	۲۰

(بنگلور)

نام	نمبر
صفیہ بیگم	۱۷
امۃ الرحیم	۱۸

(سکندر آباد)

نام	نمبر
شوکت بنت غلام حسین کرم علی صاحب	۴۲
رحمت " " "	۲۹
فضیلت " " "	۴۴
سلطانہ بنت بشیر الدین صاحب	۴۰

(کیرنگ)

نام	نمبر
سائرہ بشریٰ	۲۳
امۃ السلام	۲۴
منصورہ بیگم عرف مطہری بی	۳۲
رقیہ بیگم	۲۰
منصورہ بیگم	۳۵
مراۃ بی بی	۳۰

(کرڈاپلی)

نام	نمبر
فیروزہ بیگم	۲۹
طاہرہ بیگم	۲۳
بشیر النساء	۴۳
نعیمہ بیگم	۳۴
سارہ بیگم	۲۱
خورشید بیگم	۴۴
رحمت بیگم	۴۳
رحمت بیگم	۴۳
سارہ بیگم	۳۸
کبریٰ بیگم	۳۸
رشیدہ بیگم	۳۸½
خدیجہ بیگم	۲۴
محمودہ بی بی	۴۱
منصورہ بیگم	۲۴
زہتول بیگم	۲۴
صورت النساء	۳۶
خیر النساء	۲۰

(حیدرآباد)

نام	نمبر
ناصرہ بیگم معین الدین	۲۲
فوزیہ سلطانہ	۱۷
[illegible]	۱۷

(کیندرہ پاڑہ)

نام	نمبر
سیدہ امۃ الرفیق بیگم	۳۶
شاکرہ بیگم ۲۸ - فائق النساء	۳۹
نجم النساء ۳۱ - زیب النساء	۱۹

دھوان ساہی سونگڑھ

نام	نمبر
سلیمہ خاتون	۲۸

چھوٹا گروپ

ناصرات الاحمدیہ قادیان

عائشہ سلطانہ ۲۳/۲۵ - ساجدہ رحمن ۲۴
نسیم اختر ۱۹ - طاہرہ بدر ۲۲
امۃ الکریم کوکب ۴۴ - ناصرہ بیگم ۲۱
نزہت بیگم ۱۸ - جمیلہ سلطانہ ۳۰
بشریٰ بیگم زین محمد تنگل ۱۷ - امۃ الرحمن ۱۹
امۃ الوحید شوکت ۱۵ - [illegible] بیگم ولی محمد ۱۸
عارفہ خاتون ۲۱ - شہزادی امۃ المجید ۲۰
طیبہ اختر ۱۵ - حمیدہ بشریٰ ۱۷
امۃ الباسط ۲۱ - امۃ الحفیظ بشریٰ ۲۱
امۃ اللطیف ساجدہ ۲۳ - نسیم اختر بشریٰ محمد حسین ۱۶
امۃ الرشید ۱۲ - نصرت جمال ۱۲
امۃ الوحید بشریٰ ۱۷ - فریدہ شفقت ۲۱
نزہت طیبہ ۲۲ - امۃ العزیز فتح محمد ۱۷
صدیقہ نعیمہ ۱۳ - قمر النساء ۱۳
نادرہ نسرین ۱۷ - ساجدہ شاہین ۱۰
قرۃ العین ۲۱ - ناصرہ پروین ۹
امۃ الجمیل ۱۷ - محمودہ بیگم ۱۴
آصفہ بیگم ۱۲ - امۃ العزیز ربانی ۹
نصرت بیگم ۱۲ - رفعت سلطانہ ۱۶
بشریٰ صادقہ فہمیدہ ۲۰ - صغیر النساء ۲۲
عقیلہ صفت ۱۰ - حمیدہ بیگم صادق خان ۱۶
بشریٰ احمد تمکین ۱۸ - سلیمانہ پروین ۲۰
امۃ القدوس ۹ - راشدہ جبار ۱۶
امۃ الکبیر ۱۸ - منصورہ محی الدین برر ۱۳
طلعت بشریٰ ۹ - امۃ القدیر ۱۶
حمیدہ نصرت ۱۹ - مبارکہ شاہین ۹
امۃ الرفیق ۲۲ - بشریٰ صادقہ محمد خضر ۱۷
منصورہ سلطانہ ۹ - صادقہ بیگم محمد احمد نسیم ۱۲
امۃ الرشید نرگس ۱۸ - امۃ النصیر سلطانہ ۲۱
ثریا سلطانہ ۱۶ - مبشرہ بیگم ۲۱

بنگلور

عابدہ بیگم بنت بی ایم عبدالرحیم ۲۰
ناصرہ بیگم بنت محمد صبغت اللہ صاحب ۱۶
یاسمین سلطانہ بنت محمد شفیع اللہ صاحب ۱۳

کیرنگ (اڑیسہ)

بشیرہ خاتون ۲۵ - ممتاز بیگم ۱۸ - حوا بی بی بنت نور الدین ۱۸
خدیجہ بی بی ۱۴ - لطیفہ ۱۹ - قمر الہدیٰ ۱۸ - زبیدہ بی بی ۱۶
حوا بی بی بنت حنیف خان ۱۴ - مینا بیگم ۱۴

کیندرہ پاڑہ

شمیمہ خاتون ۱۶ -

سکندر آباد (دکن)

زبیدہ بنت احمد شریف صاحب مرحوم ۱۲ - حبیبہ بنت محمود احمد ۱۰
سلطانہ بنت یٰسین شریف ۲۳ -

شموگہ

عائشہ صدیقہ ۱۹ - وحیدہ بیگم ۲۳ - نزہت جبیں بیگم ۱۰
کوثر جہاں بیگم ۹ - امۃ المجید ۲۲ - فضل النساء ۱۸

کرڈاپلی

فرحت النساء پاس - منصورہ بیگم پاس - نصرت بیگم پاس
نعیمہ بیگم پاس - صلوٰۃ بی بی پاس - زاہدہ بی بی پاس
روشن بی بی پاس - طاہرہ بی بی پاس

دھوان ساہی سونگڑھ - منصورہ خاتون ۱۷ - نصیرہ خاتون ۱۲ - عائشہ خاتون ۱۹ - حیدرآباد (دکن) صادقہ سلطانہ ۱۰ - نعیمہ بیگم ۲۰ - عارفہ بیگم ۶ -

لاہوری یزیدیوں کی صریح کذب بیانی و سرکشی

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اس قسط میں ہم لاہوری یزیدی دروغگو کی ایک صریح دروغگوئی اور جھوٹ اور غلط بیانی کو قارئین کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اسے حق سے کوئی غرض نہیں وہ نفس کا بندہ ہے اور حق کا دشمن ہے۔ اور عداوت محمودؓ میں اندھا ہو کر جو چاہتا ہے اناپ شناپ بکتا رہتا ہے۔ اس کا مدعا صرف یہ ہے کہ لوگوں کو آپ سے بدظن کرے اور اپنی سچائی جتائے اور لوگوں پر یہ ظاہر کرے کہ وہ حق کا پتلا ہے۔ اس نے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے لاہوری عمائدین کے سابقہ تعریفی بیانات کے متعلق یہ توجیہہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے بیانات اس وقت دیئے گئے تھے جبکہ آپ کے عقائد جماعت احمدیہ والے عقائد تھے اور ان میں ابھی کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔ مگر اس کی یہ بات سراسر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ جس وقت یہ بیانات دیئے گئے تھے اس وقت ان کے نزدیک آپ کے عقائد بدل چکے تھے اور آپ ان کے نزدیک جادۂ اعتدال سے ہٹ چکے تھے چنانچہ ہم اس جگہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور کی رائے و بیان جو اس نے آپ کے متعلق شائع کیا تھا دوبارہ نقل کر دیتے ہیں اس نے حضور کے متعلق لکھا تھا۔

"پیارے ناظرین! ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناقل) کو اپنا بزرگ اور امیر اور مطاع اور ہادی سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں واللہ علیٰ مانقول شہید صرف اعتقادی فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے"

(اخبار پیغام صلح ۲۹ / مارچ ۱۹۱۴ء)

ملاحظہ فرمائیں کہ اس مذکورہ عبارت کے آخر میں مکرم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور کا کیسا صاف اعتراف موجود ہے۔ کہ بے شک وہ ہر طرح قابل تعریف ہیں مگر اعتقادی فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے! معلوم ہوا کہ ان تعریفی کلمات سے قبل ان کے نزدیک آپ کے عقاید میں فرق آ چکا تھا لیکن باوجود ایسی مزعومہ تبدیلی عقائد کے آپ ہر طرح لائق ستائش تھے اور سب صاحبزادگان "صاحب عفت، صالح اور نیک اطوار اور آئمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل" اور "روحانی اور جسمانی، دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل" اور "ان اللہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق" تھے۔ (حوالہ مذکورہ) لیکن آج یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ تعریفی کلمات و بیانات ان کی تبدیلی عقائد سے قبل کے ہیں حالانکہ انہی بیانات میں اس امر کا واضح اظہار ہے کہ آپ اس سے قبل تبدیلی عقاید کر چکے ہیں اس تبدیلی کے باوجود ہم انہیں ایسا ایسا صاحب فضیلت سمجھتے ہیں۔ البتہ تبدیلیٔ عقائد کی وجہ سے ہمیں ان کی بیعت سے انکار ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ دیگر ہر لحاظ سے وہ ہمارے سر اور آنکھوں پر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے اس الہام کے وہ پورے پورے مصداق ہیں کہ اللہ تیرے اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں مگر یہ حضرات فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ خدا ان کے ساتھ ہے ہم ان کا ساتھ دینے اور ان کی بیعت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ناظرین کرام ذرا خیال فرمائیں کہ کس طرح انہوں نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ خواہ کچھ ہو جائے یہ لوگ ضرور آپ کی مخالفت کریں گے۔ یہ کبھی بھی آپ کا ساتھ نہ دیں گے خواہ خدا تعالیٰ کی معیت چھوڑنی ہی کیوں نہ پڑے۔ ان کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑا ہونا منظور ہے مگر حضرت محمود کی بیعت کسی صورت میں منظور نہیں۔ گویا حضرت محمود کی عداوت نے ان کو خدا تعالیٰ کا بھی دشمن بنا دیا۔ اور اس کے مقابلہ پہ کھڑا کر دیا ہے اب ظاہر ہے کہ جو شخص خود عمداً اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑا کر لیتا ہے۔ اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ وہ تو یقیناً اپنی عداوت میں روز افزوں بڑھے گا۔ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ

اس اعتراف کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان کے ساتھ ہے اور وہ ہر طرح آئمۃ الہدیٰ ہونے کے اہل ہیں۔ ان کی عداوت میں گرفتار ہو کر ان کے مقابلہ پر کھڑے ہو جانا تمادی الطغیان کے سوا اور کیا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اہل و عیال ایک طرف ہیں اور لاہوری یزیدی گروہ اور ان کا ابلیس دوسری طرف ان کے مقابلہ پر نبرد آزما ہیں الا ان حزب اللہ ھم الغالبون خدا کا گروہ ہی یقیناً غالب رہے گا۔ لاہوری یزیدی نے حضرت اقدس علیہ السلام کے دو الہام انہٗ عمل غیر صالح اور فلا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون نقل کر کے حضرت خلیفہ ثانی رضؓ اور آپ کے خاندان اور جماعت قادیان پر لگاتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے اور ان کی قوم کے متعلق جو آیات قرآن کریم میں مذکور ہیں وہی حضرت اقدس علیہ السلام پر نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی تھی کہ آپ کا بیٹا اور خاندان اور جماعت قادیان غرق ہوں گے۔ ان کا دین بھی ڈوبے گا اور دنیا بھی۔ اور ساتھ لکھا ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ الہام جماعت کے دوستوں کے بارہ میں ہے۔ نہ کہ غیر احمدیوں کے بارہ میں۔ مگر ہم اس کذاب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے بیشک لکھا ہے کہ یہ جماعت کے بعض دوستوں کے متعلق ہے مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ حضرت اقدس علیہ السلام کے بیٹے اور خاندان کے متعلق ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو فرما دیا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ ہوں تو مذکورہ الہاموں کو آپ کی اولاد اور خاندان پر چسپاں کرنا صریح افتراء اور شرارت نہیں تو اور کیا ہے۔ اس سے مراد وہی شخص اور لوگ ہو سکتے ہیں جنہوں نے آپ کے مبارک مرکز سے قطع تعلق کر لیا اور اس کے بالمقابل اپنا اڈا کھڑا کر لیا۔ انہٗ عمل غیر صالح میں مولوی محمد علی صاحب کی طرف اشارہ ہے اور انھم مغرقون میں اس کے سرکش یزیدی ساتھیوں کی طرف۔ مولوی صاحب نکتۂ فکریہ میں لکھتے ہیں کہ وہ مجدد دین ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے کشف میں ہی حضور کے پیچھے گھوڑے پر سوار دکھایا گیا ہوں۔ حالانکہ حضور کو ایک دوسرے کشف میں یہ دکھایا کہ گھوڑے سے گر گیا اور اس کی قامت پر فرق آگیا۔ اسی طرح ایک الہام میں کہا گیا کہ لاہور میں ایک بے شرم ہے اب ظاہر ہے کہ لاہور میں بڑے بڑے منافقین تھے وہ مراد نہیں ہو سکتے۔ نہ ان میں سے کوئی ایک مراد ہو سکتا ہے اس سے مراد سرگروہ یزیدیاں ہی ہے۔ جو صرف ایک ہی تھا۔ اس نے بے شرمی کا طریق اختیار کرنا تھا۔ اور اپنے عمل غیر صالح کا ثبوت خود پیش کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر میں ادل بدل کر تفسیر تیار کی اور قوم سے تنخواہ لے کر تیار کی مگر اسے قوم کے سپرد کرنے کی بجائے خدمت قرآن کا نام دے کر شائع کیا اور اس سے تجارت قرآن کا کام لیا یہی وہ کام ہے جس کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ان کا دنیاداری کا طریق ہماری منشاء کے خلاف ہے۔

اس کی بے شرمی یہ ہے کہ مفسر قرآن ہو کر قرآن کریم کے احکام کے صریح خلاف حضرت اقدس علیہ السلام کے خاص موعود بیٹے اور باقی ذریت طیبہ کو اپنے گندے اتہامات اور الزامات کا نشانہ بنا کر اپنی پوری نمک حرامی اور بے شرمی کا ثبوت دیا۔ ایک کشف میں حضرت اقدس علیہ السلام کو ایک چور دکھایا گیا جو آپ کا پیوند لے کر بھاگ گیا۔ اور وہ پیوند مقدر کو تفسیر کبیر کی شکل میں دکھایا گیا جسے اس سے واپس چھینا گیا پس یہ تفسیر چرا کر لے جانے والا سوائے مولوی محمد علی لاہوری بے شرم کے اور کون ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب کا قرآن کریم کی تفسیر کے ساتھ یہ سلوک اور اسے لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا کے خلاف استعمال کر کے ذاتی منافع اڑانا اور اسے اپنے بیوی بچوں کے نام پر رجسٹر کرا کے مخصوص کر لینا کیا حضرت اقدس علیہ السلام کی منشائے مبارک کے مطابق ہے کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کبھی ایسا کیا کہ کوئی کتاب اسلام کے نام پر رجسٹرڈ کرا کر ان کے لئے مخصوص کر دیا ہو۔ اگر نہیں تو پھر کیا یہ طریق تجارت بازی اور دنیاداری صرف مولوی محمد علی صاحب اور ان کے خاندان کا طرۂ امتیاز نہیں ہے؟

حضرت اقدس علیہ السلام کو اپنی تطہیر کے متعلق یہ الہام ہوا ربّ اذھب عنّی الرجس و طھرنی تطھیرا الخ اے میرے رب مجھ سے ناپاکی دور کر اور مجھے پاک و صاف کر دے۔ پھر حضرت مسیح موعود کے خاندان اہل بیت کے متعلق قرآن کریم میں اسی طرح ذکر آیا ہے یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ کہ اے اہل بیت خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں ایسا پاک کرے جیسا کہ پاک

پاک کرنے کا حق ہے۔ بعینہٖ یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵ (۷) یعنی حضور علیہ السلام کے اہل بیت کی پوری پوری تطہیر کو خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا تھا اور اس الہام کے ذریعہ سے بتا دیا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ ہوں الخ الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی اولاد یا اسے کسی کے متعلق یہ کس طرح فرما سکتا تھا انہ عمل غیر صالح۔ یہ الہام تو آپ کی اولاد کے بالمقابل کھڑے ہونے والے لاہوری بے شرم ہی کے متعلق ہو سکتا ہے جس کو خدا نے نکال کر اہل بیت کی تطہیر کا وعدہ پورا کیا ہے۔ وہ اہل بیت جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کو آپ کی طرف سے بطور حکایت یہ الہام فرمایا۔

اے میرے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے" اور اس طرح اپنی طرف سے پوری حفاظت کا وعدہ دیا ان کے متعلق لاہوری بے بدی اور خوارج کا گروہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے ان کو غرق کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ یہ اس کی بدزبانی کی حد ہے۔ یہ ہیں اس کے جلے دل کے پھپھولے جو ناکامی پر ناکامی اور ذلت پر ذلت اٹھانے کے بعد اس کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے اہل بیت کو اس کے شر سے پہلے بھی محفوظ رکھا اور آئندہ بھی محفوظ رکھے گا اور اس کے پیدا کردہ شر کو اس پر الٹا کر ڈال دیا اور آئندہ بھی ڈالتا رہے گا کیونکہ یہی اس کا فیصلہ ہے جو کبھی بدل نہیں سکتا۔

حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ

میں

حصہ لینے والے احباب کی نویں فہرست

پیشتر ازیں حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی آٹھ فہرستیں اخبار بدر میں شائع کروائی جا چکی ہیں اس کے بعد نظارت ہذا میں اس بابرکت تحریک میں جن احباب کی طرف سے وعدوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے ان کی فہرست ذیل شائع کی جا رہی ہے۔

ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ میں وعدوں اور وصولی کی اسم وار فہرست برائے ملاحظہ و دعا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیے اور یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ⅓ سال سوا ان یعنی سال اول میں وصول ہو جائے۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے اور وہ ان شاء اللہ ۳۰ر اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دے گی"

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں گے اور کوشش کریں گے کہ پہلے سال وعدے کا ⅓ حصہ ادا ہو جائے۔ **ناظر بیت المال قادیان**

نام	رقم
مکرمہ کے سی فاطمہ صاحبہ کینا نور افانیہ	۲۵/-
مکرم دین محمد صاحب "	۲۶/-
مکرمہ بی۔ اے عائشہ صاحبہ اہلیہ محمود صاحب کینا نور	۱۸/-
مکرمہ امی بیبی صاحبہ سنجیاب فرزند " " " منور احمد صاحب	۲۰/-
" پی انجی صاحبہ کینا نور	۱۰/-
" پی آمنہ بی صاحبہ "	۱۰/-
" پی فاطمہ بی صاحبہ "	۱۵/-
مکرمہ پی عائشہ صاحبہ کینا نور	۱۰/-
" کے پی حنیفہ بی صاحبہ "	۴۰/-
مکرم کے سی محمد صالح صاحب "	۲۶/-
" ری کے محمود حاجی صاحب مغانب والد صاحب "	۲۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید مدار صاحب شیموگہ	۱۰/-
مکرم شیخ محمود صاحب "	۱۵/-
" عبد الخالق صاحب "	۵/-
" خورشید عالم صاحب بمبئی	۲۶۰/-
" منشی شمس الدین صاحب کلکتہ	۲۵/-
" منشی شمس الدین صاحب "	۲۰/-
" فیروز الدین صاحب "	۲۵/-
" سراج الدین صاحب "	۲۵/-
" چوہدری حسن دین صاحب قادیان	۱۰/-
" غلام نبی صاحب مغفورہ کنڈپورہ	۱۰۰/-
" مبارک احمد صاحب کوٹن "	۱۵۰/-
" غلام محمد صاحب پدرتا درعقا "	۶/-
" ولی محمد صاحب ڈار "	۲۰/-
" عبد الغنی صاحب ٹوٹن "	۱/-
" عبد الغنی صاحب پڈرہ "	۱۰
" کلہ پڈر صاحب "	۱۵/-
" محمد خضبان صاحب پڈرہ "	۴۰/-
" عبد الخالق صاحب کھانڈے "	۳۰/-
" عبد الرحمن صاحب ڈار "	۱۵/-
" عبد اللہ صاحب "	۲۰/-
" عبد الغنی صاحب بٹ "	۱۵/-
" عبد الصمد صاحب ڈار "	۱۲/-
مکرم محمد ڈار صاحب کنڈپورہ	۶/-
" عبد القادر صاحب ڈار "	۱۵/-
" عبد الغنی صاحب پالہ "	۱۰/-
" عبد الخالق صاحب ڈار "	۱۵/-
" عبد الرشید صاحب پڈر "	۱۵/-
" محمد پڈر صاحب "	۶/-
" احمد ڈار صاحب "	۱۰/
" غلام محمد صاحب پڈر "	۱/۵۰
" عمر بٹ صاحب "	۱۰/-
" غلام محمد صاحب "	۱۰/-
" گلا ڈار صاحب "	۱۰/-
" محمد صاحب راٹھر "	۱۵/-
" غلام محمد صاحب پڈر "	۸/-
" عبد اللہ صاحب پڈر "	۲۰/-
" اسد اللہ صاحب پڈر "	۲۰/-
" ثناء اللہ صاحب پڈر "	۱۰/-
" محمد اسمٰعیل صاحب ککوکر "	۱۰/-
" عبد الاحد صاحب پڈر "	۵/-
" محمد رمضان صاحب پڈر "	۲۰/-

سنجیدہ دوستوں پر بدر کی تاثیر

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے مبارک ایام میں جماعت کے کچھ مخیر احباب نے اخبار بدر کی اشاعت کے لئے اعانت فرمائی تھی جس سے متعدد غیر از جماعت دوستوں۔ مختلف لائبریریوں اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان کے نام بدر جاری کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ [illegible] دی گئی رقم اسلام و احمدیت کی آواز [illegible] اس سلسلہ میں جناب [illegible] [illegible] کیا۔

[illegible] صاحب [illegible] سے اپنے مکتوب [illegible] ۱۹۶۶ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہفت روزہ بدر ملا۔ جملہ مضامین پر ایک نظر ڈالی۔ معلومات افزا اور ایمان کی روشنی سے منور ہیں"

(۲) جناب ناظر صاحب تعلیم قادیان فرماتے ہیں:-

"جب میں قادیان گیا تو میری والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ یہاں پلانبر ریڈ اسلامیہ انٹر کالج میں جو بدر آرہا ہے اسے لائبریری میں احباب بڑے ذوق شوق سے پڑھتے ہیں اور بدر کے منتظر رہتے ہیں"

احباب جماعت ان مخیر احباب کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں جو اپنی اعانت کے ۴۲

موصوف سابقہ بدر کو اس قابل جانتے ہیں کہ ایسے سنجیدہ افراد تک جماعت کی آواز پہنچا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے مال و جان میں برکت ڈالے۔

اگر جماعت کے دیگر احباب بھی اعانت میں حصہ لیں تو اس پروگرام کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکتا ہے جس میں ابھی بہت بڑی گنجائش موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ احباب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(مینیجر بدر)

ولادت و درخواست دعا

میرے نسبتی بھائی مکرم بابو فضل احمد صاحب ادوسیر سرینگر کشمیر ابن بابو تاج الدین صاحب امیر صوبائی کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰/۹/۶۹ کو لڑکا عطا فرمایا۔ اس خوشی میں مکرم بابو صاحب نے کل مبلغ پچاس روپیے شکرانہ فنڈ، و درویش فنڈ میں دیئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح بنائے۔ اور عمر دراز کرے۔ آمین۔

خاکسار

حکیم محمد سعید مقیم قادیان۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

احباب جماعت کے نام ..... اضافہ چندہ جات کے لئے

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اُس سے ہزاروں گنا تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو تاکہ دنیا کے چپے چپے پر مبلغ بھیجے جا سکیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور ساری دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

عہدیداران جماعت کے نام ... بقایا داران اور بے شرح افراد کی اصلاح کے لئے۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایا کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے پس میں تمام افراد اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف بار بار قرآن کریم میں توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ نکلے اُس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہے لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں ہے اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اُس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا اور اگر وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اُس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے خدا تعالیٰ کے احکام کا تابع نہیں۔"

احباب جماعت و عہدیداران کرام کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات کے مقابل پر سلسلہ کی مشکلات کو مقدم رکھتے ہوئے ایثار و قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدائی فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا

میرا ایک بچہ امتحان دے رہا ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب کرام دعا فرمائیں۔ نیز میرے شوہر کا تبادلہ دوسری جگہ ہو گیا ہے۔ اور عاجزہ مع بچوں کے یہاں مقیم ہے بعض مخالف ہمیں نقصان اور دکھ پہنچانا چاہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے شوہر کے تبادلہ کو بابرکت کرے اور ہمیں دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(اہلیہ ایس۔ این جمیل احمد گھاگھر پا دبہار)

مومن کا وعدہ ایسا ہی ہے گویا کہ ادا ہو گیا

احباب جماعت کی توجہ کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وقف جدید کے مالی سال کے نو ماہ گذر چکے ہیں اس لئے میں ان سب بڑی اور چھوٹی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں کیونکہ ابھی بہت سے وعدے ایسے ہیں جو کلی طور پر یا جزوی طور پر بقایا ہیں اُنہیں میں مخاطب کرتا ہوں کہ وہ جماعتیں ۳۱ اکتوبر کے آخر تک اپنے وعدوں کی ادائیگی کو سو فیصدی پورا کر دیں تاکہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں جو فہرست برائے دعا تیار کی جا رہی ہے پیش کی جا سکے۔ مومن کا وعدہ ایسا ہی یقینی ہوتا ہے گویا کہ نقد ادائیگی ہو گئی۔

پس اپنے ان وعدوں کو مومن کا وعدہ ثابت کریں کہ چند روز کے اندر اندر آپ کا اور آپ کی جماعت کا وعدہ پورے کا پورا ادا ہو جائے۔ مکرمیان صدر صاحبان و سیکرٹریان مال خصوصی توجہ فرما دیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضرورت واقفین زندگی وقف جدید

سلسلہ کی خدمت کرنے کے خواہشمند نوجوان جو اپنی زندگیاں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کریں جو کم از کم مڈل یا انڈر میٹرک تک تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم مسائل دینی عقائد جماعت سے واقفیت رکھتے ہوں کی فوری ضرورت ہے۔ ایسے دوست اپنی درخواستیں اپنے تعلیمی کوائف عمر و تجربہ کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ انتخاب ہو جانے پر ان کو فی الحال ساٹھ روپے ماہوار الاؤنس بالمقطع دیئے جائیں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدم ہیں کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور علیہ السلام تاکید کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہیں کرے گا اُس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی متکبر اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکیگا۔"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت اقدام ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایا دار ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہری طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اس کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے تو یہ امر اُس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والاخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔

گو یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندوں کی تحریکات بھی ہیں اور یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں لیکن کسی کو اس غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے کہ طوعی چندوں کو ادا کر دینے سے لازمی اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہے پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔

اگر ان چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کے تمام احباب کو بالعموم اور اُن افراد کو بالخصوص وضاحت کے ساتھ آگاہ کر دیا جائے جو سلسلہ میں نئے داخل ہوئے ہیں یا جو طوعی مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے اپنے لازمی چندہ جات کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے یا اُن کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کے لازمی چندہ جات میں معقول اضافہ کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو کماحقہ مالی فرض شناسی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

خبریں

کلکتہ ۱۰ر اکتوبر۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج سلی گری میں اُتری بنگال یونیورسٹی کا نوکیشن بھاشن دیتے ہوئے طلباء سے اپیل کی کہ وہ ڈائریکٹ ایکشن اور تصادموں کا راستہ چھوڑ دیں۔ انہیں لڑائی جھگڑے والے طور طریقوں کا سہارا لینے کی عادت ترک کر دینی چاہیئے۔ انہیں گھٹیا طریقے اختیار نہیں کرنے چاہئیں۔ آپ نے کہا ہر دن صبح اُٹھ کر اخبارات میں طلباء کی گڑبڑ، ہڑتالوں، بھوک ہڑتالوں، ڈائریکٹ ایکشن اور پولیس کے ساتھ ٹکراؤ کی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ کبھی کبھی یوں لگتا ہے جیسے کچھ نوجوان حکام کے وجود ہی کو پسند نہیں کرتے۔ آپ نے کہا کہ کچھ ایسی وارداتیں ہیں جو کسی شکایات کی بناء پر ہوئی ہیں۔ سماج کو چاہیئے کہ وہ تشدد اور لاقانونی کے تمام واقعات پر قابو پائیں جنہیں چند گنتی کے افراد شروع کرتے ہیں۔ شریمتی اندرا نے کہا کہ معمولی باتوں کی بناء پر فساد کر دیا جاتا ہے اسے کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ طلباء لڑائی جھگڑے کا راستہ ترک کر دیں۔ یہ طریقے پڑھے لکھے لوگوں کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ آپ نے کہا کہ سماج کا فرض ہے کہ وہ تشدد اور لاقانونی کے ہیروں کو قابو میں رکھے۔ جو کہ صرف تھوڑے سے لوگوں کی طرف سے شروع کی جاتی ہے آپ نے کہا کہ نوجوانوں کا حاکمیت کے خلاف بغاوت کرنا ایک قدرتی عمل ہے لیکن بغاوت کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے جسے مثبت اور منفی دونوں طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ بعض اوقات بھارتی نوجوان اپنی بات منوانے پر تُل جاتے ہیں۔ کیونکہ اکثر بڑے اُن کی بات نہیں مانتے یہ ہمارے انتظامیہ اور اقتصادی ہیئت کی کہ بہت بڑی خامی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ر اکتوبر۔ صدر کانگریس شری کامراج نے طلباء سے جو گمراہ ہو کر قانون شکنی کر رہے ہیں نپٹتے وقت بہت ضبط سے کام لینے کا مشورہ دیا ہے اور کہا اہم بات یہ ہے کہ حالات یا شکایات چاہے کچھ ہوں تشدد سے مکمل طور پر گریز کرنا چاہیئے۔ اور اسی سے مضبوطی سے نپٹنا چاہیئے۔ شری کامراج نے طلباء کی بے چینی کے سلسلہ میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ طلباء اور تعلیمی حکام کے مابین رابطہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ تعلیمی حکام سیاستدانوں اور طلباء کے مابین آدرشوں اور تجربات کے تبادلہ سے طلباء کی قوت تخلیقی کاموں پر لگائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے تعلیمی حکام اور حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ طلباء کی شکایات پر جلد غور کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان کا پورا ازالہ کریں طلباء کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ باہری عناصر اور سماج دشمن عناصر اُن کی شکایات کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھائیں۔ شری کامراج نے کہا کہ دیش کے کئی حصوں میں طلباء کی گڑبڑ پھیلنے پر مجھے تشویش ہے۔ ترقی پذیر دیش میں جہاں تعلیم کے زیادہ مواقع میسر ہیں طلباء کو کچھ دقتیں پیش آنا ناگزیر ہے۔ ان دقتوں کو دور کرنے کی مسلسل کوشش کی جاتی ہے۔ اور ہم نے حال ہی میں تعلیم کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے ایک قابلِ قدر رپورٹ دی ہے۔ اور اس کی کئی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تب ہی تعلیم اور طلباء کے کئی مسائل حل ہو جائیں گے ان مسائل کو حل کرنے کی چاہے جتنی بھی سنجیدہ کوششیں کی جائیں شکایات وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی جائیں گی۔ اور ان پر فوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ ہمارے آزاد اور کھلے سماج میں طلباء کے لئے اپنی جائز شکایات کے اظہار کے لئے راستہ کھلا ہے۔ تعلیمی حکام اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان شکایات کا پورا ازالہ کریں۔

نئی دہلی ۱۰ر اکتوبر۔ بھارت کے وزیر خارجہ شری سورن سنگھ جو اتحادی سبھا کی جنرل اسمبلی میں شمولیت کے بعد آج نیویارک سے دہلی واپس پہنچے ہیں۔ بتایا ہے کہ نیویارک میں ان کی متحدہ عرب ریپبلک اور یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ کے ساتھ میٹنگ میں دونوں دیشوں کے سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس کے لئے ایجنڈا تیار کیا گیا تاہم انہوں نے مذاکرات ایجنڈا تیار نہیں کیا لیکن انہوں نے ان معاملات پر غور کیا جو دہلی کانفرنس میں زیرِ بحث آئیں گے۔ ان میں بین الاقوامی صورتِ حال پرامن ہم وجودیت اور غیر جانبداری کا رول اور غیر جانبدار دیشوں کے بارے میں بات چیت کی۔ انہوں نے بتایا کہ نیویارک میں اُن کی پاکستان کے وزیر خارجہ پیرزادہ شریف الدین سے جو ملاقات ہوئی وہ بے نتیجہ رہی۔ اور کوئی کارآمد نتائج نہیں نکلے۔

نئی دہلی ۱۰ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے جموں کشمیر میں مغربی پاکستان کے ساتھ لگنے والی رنبیر سنگھ پورہ سرحد کے پرامن حالات کو درہم برہم کر دیا ہے۔ آٹھ اکتوبر کو پاکستانی فوج نے اس سرحد پر بھارتی چوکی پر اشتعال انگیز فائرنگ شروع کر دی بھارتی فوج نے ضبط سے کام لیا اور جوابی فائرنگ نہ کی جب ایک اتحادی مشاہد موقع پر پہنچا اور اس نے بھارتی علاقہ میں درختوں پر لگے ہوئے پاکستانی گولیوں کے نشان دیکھے تو پاکستانیوں نے اس پر بھی فائر کئے۔ حالانکہ سفید جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور اس کی جیب پر اتحادی سبھا کے مارکے لگے ہوئے تھے ۹ر اکتوبر کو پاکستانی فوجوں نے پھر بھارتی پولیس چوکی پر فائرنگ کی اور رائفلوں اور مشین گنوں کے علاوہ مارٹر بھی استعمال کئے ایک پاکستانی گشتی دستہ بھارتی علاقہ میں گھس آیا۔ تاہم بھارت کی سکیورٹی فورس نے مار بھگایا ان وارداتوں پر غور کرنے کیلئے دونوں طرف سے سیکٹر کمانڈروں کی میٹنگ ۱۱ر اکتوبر کو ہو رہی ہے۔

حیدر آباد ۱۰ر اکتوبر۔ آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح ایک مسافر گاڑی کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ کے طور پر ۹۔ اشخاص ہلاک اور ۴۶ زخمی ہوئے۔ حادثہ ساؤتھ سنٹرل ریلوے کی گاڑی ۲۰۶ پونہ واسکو ایکسپریس کو بنگام مراج سیکشن پر مراج اور محصل کے درمیان صبح ۴ بجکر ۵ منٹ پر پیش آیا۔ اس کا ایک ڈبہ اُلٹ گیا اور پل کے نیچے گر گیا۔ تین ڈبے اور انجن پٹڑی سے اُتر گئے۔ زخمیوں کو موقع پر ہی طبی امداد دی گئی۔ بعد میں انہیں مراج کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ہبلی اور مراج سے ریلیف ٹرینیں بھیجی گئیں۔ اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے ہیں۔ ابھی حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ سرکاری پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۴۶ زخمیوں میں سے دس زخمیوں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ ساؤتھ سنٹرل ریلوے زون میں جو گذشتہ سال اکتوبر کو قائم کیا گیا تھا یہ پہلا حادثہ تھا۔ ریلوے کے ایڈیشنل کمشنر برائے سلامتی اس حادثہ کی تحقیقات کرائیں گے۔

حیدر آباد ۱۰ر اکتوبر۔ مہاراشٹر کے ہوم منسٹر شری ایس۔ ڈیسائی نے آج ایک بیان میں کہا کہ آج میرج کے نزدیک جو ریل حادثہ ہوا ہے وہ صاف طور پر تخریبی کارروائی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ پل کے نزدیک فش پلیٹیں نکالی ہوئی پائی گئیں۔ وہاں نزدیک ہی ایک چھینی بھی پائی گئی۔ ایک اعلیٰ افسر تحقیقات کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۰ر اکتوبر۔ آج عمدہ کوالٹی کی گندم کے آٹے کا نرخ ۴۸ روپے فی کوئنٹل ہو گیا۔ اس سے پہلے کبھی اتنا اضافہ نہیں ہوا۔ اس مہنگائی سے لوگوں میں ہاہا کار مچ گیا۔ چکی کے آٹے کا بھاؤ ۳۶ روپے سے ۳۷ روپے تک ہے۔ دریں اثناء سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نہر پرائس شاپس یا ڈپوؤں پر دیسی گندم کا آٹا دس یا بیس کلو کے تھیلوں میں ۳۰ روپے فی کلو کے حساب سے سپلائی کیا جانے لگا۔ چھوٹے کی قیمت ۴۴ روپے فی کوئنٹل فروخت ہوا۔ چھوٹے کی آمد بڑھ کر دس ہزار بوری ہو گئی۔ چاول کی قیمت ۸۰ روپے فی کوئنٹل ہے۔ جبکہ سرکار کی پروکیورمنٹ قیمت ۷۱/۵۰ ہے۔

بنکاک ۱۰ر اکتوبر۔ نائب راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین نے تھائی لینڈ کے مسلمانوں اور بھارتی لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بھارت اور تھائی لینڈ کے درمیان تجارت اور کلچرل تعلقات بڑھانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ نائب راشٹرپتی نے شاہی محل قومی عجائب گھر اور سنہری بدھ مندر کو بھی دیکھا۔ تھائی لینڈ کے مسلمانوں کی طرف سے دی گئی ایک سواگتی تقریب میں بھی شرکت کی۔ تھائی لینڈ میں ۳۰ لاکھ کے قریب مسلمان آباد ہیں جو کہ تھائی لینڈ کی آبادی کا دسواں حصہ ہیں۔ نائب راشٹرپتی نے تھائی لینڈ کے جنرل کھوما پھوتی سے بھی ملاقات کی۔